Afghans in Pakistan [افغان پاکستان میں]، مرتبین: خالد رحمٰن، عرفان شہزاد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ فون: ۰۵۱-۲۶۵۰۹۷۱۔ صفحات: ۹۲۔ قیمت: درج نہیں۔

پاکستان میں مسئلۂ افغان مہاجرین کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کتاب میں اِس امر کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ سابق سفیر پاکستان رستم شاہ مُہمند کا کہنا ہے کہ ۲۰۰۱ء میں امریکا اور ناٹو کی افواج کے قبضے کے باوجود افغانستان میں قیامِ امن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔ بنیادی ضروریاتِ زندگی عدم دستیاب ہیں۔

اعظم شاہ سواتی نے اس پر شدید تشویش کا اظہار کیا کہ امریکی انتظامیہ افغانستان میں مزید فوجی بھیجنے کی تیاری کر رہی ہے (۳۰ ہزار نئے فوجیوں کا باقاعدہ اعلان ہو چکا ہے)۔ پیپلز پارٹی کے راہنما رضا ربانی کا کہنا ہے کہ افغان مہاجرین، ضیاء الحق کی افغانستان میں مداخلت پالیسی کا تسلسل ہے۔ سابق سیکرٹری خارجہ محمد اکرم ذکی کا کہنا ہے کہ دہشت گردی اُس وقت ختم ہوگی جب دہشت گردی کے خلاف جنگ شروع کرنے والے ممالک عقل کے ناخن لیں گے۔ پروفیسر خورشید احمد کے مطابق پاکستان کی سلامتی پالیسی پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں اِس وقت جو افغان مہاجرین ہیں، ان کی نصف تعداد پاکستان ہی میں پیدا ہوئی ہے۔ اس لیے یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ تمام کے تمام مہاجرین واپس چلے جائیں گے۔ خصوصاً ایسی صورت حال میں کہ جب جارج بش سینیر و جونیئر کے بعد اب اوباما افغانستان میں مزید فوج کشی کی تیاری کر رہے ہیں، جو حقیقتاً تباہی و بربادی کے نئے دور کا آغاز ہے۔ (محمد ایوب منیر)

تعارف کتب

◉ **اب کس کا انتظار ہے؟** (علاماتِ قیامت قرآن وحدیث کی روشنی میں)، مولانا محمد ابراہیم حنیف۔ ناشر: نیوامیج پبلی کیشنز، ملنے کا پتا: ڈی-۳۵، بلاک ۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ فون: ۰۲۱-۳۶۸۰۹۲۰۱۔ صفحات: ۲۱۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔ [قیامت کے قریب پیش آنے والے فتنوں کا تذکرہ، اُمت مسلمہ کی حالت زار کا جائزہ اور دورِ فتن میں نجات اور سلامتی کی راہ کی طرف رہنمائی۔ توجہ دلائی گئی ہے کہ نبی کریمؐ کے ارشادات کے مطابق بہت سے فتنوں کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن خدا کی بندگی، آخرت کی فکر اور اپنی حالت کو بدلنے کی ہمیں فکر نہیں۔ کتاب کا عنوان بھی یہی ہے کہ قیامت سے پہلے، اب کس کا انتظار ہے!]